السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح ہے ؟ ۔ عید کی نماز قصبہ ، یا گاؤں ، یا شہر سے باہر یعنی : کھلے ہوئے میدان میں ادا کرنی سنت ہے اور بغیر عذر کے مسجد میں یا پختہ چبوترہ یا چہار دیواری گھیر مسجد کی صورت بنا کر احاطہ میں ادا کرنا خلاف سنت ہے ۔ آنحضورﷺ کا مصلی عیدگاہ صحراء میں تھا جس کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔کہتے ہیں ۔ آپ ﷺ نے صرف ایک دفعہ بارش کے عذر کی وجہ سے مسجد نبوی میں عید کی نماز پڑھی تھی اور مسجد کے اشرف مواضع اور افضل بقاع ہونے کی اس کے بعض حصہ کے ''روضة من ریاض الجنة،، ہونے کے باوجود بغیر عذر کے کبھی اس میں نماز عید نہیں پڑھائی ، اور عیدگاہ میں منبر لے جانا بدعت ہے ۔ اب خلاصہ جواب طلب یہ ہے کہ اگر مضمون مذکور صحیح ہے تو جو اس وقت مسجد کی صورت میں عیدگاہ موجود ہیں اور ہر سال اس میں نماز عید ادا کی جارہی ہیں ۔ خلاف سنت ہوتی یا نہیں ؟ اور اب ان مسجدوں کو کونسا کام میں لایا جائے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اخبار محدث دہلی کا مضمون مذکور بالکل صحیح اور مطابق حدیث ومذہب محدثین ہے ۔ عیدگاہ کے لیے مسجد کی شکل کی عمارت تعمیر کرنی بدعت ہے ۔ ان کو گرا دینا چاہیے اور نماز عیدین کسی کھلے ہوئے میدان میں پڑھنی چاہیے جس کے قرب وجوار میں آبادی اور کوئی عمارت نہ ہو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے : ''لا یبنی فیہ لبنة علی لبنة ولا خیمة،، (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفی للسمھودی 177/2) واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 421

محدث فتویٰ